

SOME ONE IS COMING.

محبوب آتا ہے

مقدمہ

پادری جان میکینل صاحب

مترجمہ

مس المم۔ اے رائڈر صاحب

چھاپہ ریمپس بک سوسائٹی

انارکلی لاہور

1977

فہرست مضامین

جو باتیں ان کے بعد ہونے والی ہیں :— مکاشفہ ۱۹۱۱ء

۱۔ زمانے کا دور

۲۔ ”پروسیا“ خداوند خود ہی آئیگا۔ دیکھا اپنی وطن کو لینے کے لئے آئیگا۔

۳۔ پہلی قیامت

۱۔ جو مسیح ہیں ہر کے ٹوٹے اٹھ اٹھ جائینگے۔

۲۔ جو خداوند کے آئے تک زندہ رہینگے سو بدل جائینگے۔

۳۔ جو مردستہ اٹھائے گئے۔ اور جو زندہ مبتدل ہوتے۔ سو دونوں

ایک مادہ اور پراگھائے جاتے ہیں۔

۴۔ جو تیار نہ رہے۔ سو بچے چھوڑے جائینگے (متی ۱۱: ۲۵) وہ دھن کے

بیرق اذیان جمال میں شریک ہونے سے رہ جائینگے۔ اور ان پر

”بڑی مصیبت“ آئیگی (مکاشفہ ۱۹: ۱۰)

۵۔ اس کے صہیون میں آنے سے پیشتر بنی اسرائیلیوں کے دو فرقوں کی واپسی

اور اس کے صہیون میں آنے کے بعد بنی اسرائیلیوں کی بھائی۔

۶۔ زمین پر بہت سے لوگ ”بڑی مصیبت“ کے دنوں میں ایمان لائیں گے

(مکاشفہ ۷: ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ وغیرہ)

۷۔ جس وقت کہ زمین پر ”بڑی مصیبت“ کا عقوبت ہو رہا ہوگا۔ اور خداوند

فحش عدالت یعنی تریپا کے ساتھ ظاہر کئے جاتے ہیں۔

۷۔ شیخ اور اس کے برگزیدوں کا دنیا پر ظہور

سفید گھوڑے پر ایک سوار کے جلالی ظہور سے "خداوند کا دن" شروع ہوتا ہے۔ جبکہ چھوٹے شیخ اور اس کے پیروؤں کی عدالت کی جاتی ہے۔ بعد اس کے جلال کے تخت کے سامنے زندہ قوموں کی عدالت جوتی ہے۔

۸۔ چھ ہزار سال تک زمین پر بادشاہی کرتا ہے۔ مکن ہے کہ وہ اس پچیسویں کی ہرگز ہی زمین پر نہ ہوگا۔

۹۔ "بڑے سفید تخت" کے سامنے نانا دست گروں کی عدالت

نئے عہد نامے کے ۲۶ بابوں میں خداوند کے آنے کا ذکر ۳۰ مرتبہ کیا گیا ہے۔ کہا اس بات سے اس تصور کی بڑی اہمیت ظاہر نہیں ہوتی؟

کُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الثَّوْبِ

۲۰۱۵



پیش
اور
سید
کا
بجہ
جائے

محبوب آنا ہے

پہلا باب

وقت نامعلوم

اس چھوٹی کتاب کا مشایہ نہیں ہے کہ محبوب کے آنے یا معین وقت
تلاشے۔ یہاں کہنے سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ مقرر کی ہوئی باتیں نہیں
اور گنہ گشت۔ اور واقعہ کچھ نہ ہوتا۔ اور اس طرح سے ہمارے خداوند کا
آنا نہ چیز بکھا گیا۔ جو اس کے آنے کی تاریخ اور وقت ظہیرانا چاہتے ہیں۔ وہ
کلام اللہ کے آٹھ چلتے ہیں۔ جو ان پڑھی ہوئی باتوں کو کھو جاتا ہے۔
جو صرف خداوند کا ہی حق ہیں۔ اس دن اور اس کھڑی کی بابت کوئی نہیں
جانتا۔ درج ۱۲۳، ۱۲۴

لیکن جو لوگ اس بات کے بارے میں بالکل بے پرواہ رہتے ہیں۔ وہ اس وجہ سے رہتے ہیں کہ اور دل نے بغیر کلام اللہ کی مدد سے اسکا ذکر کیا ہے وہ اپنے حق میں اور کلام اللہ کے حق میں ناوانی کرتے ہیں۔ یہاں حقیقت میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے کا ذکر کلام اللہ میں پایا جاتا ہے۔ بینک سب دیکھ جو حقیقت بائبل شریف کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ خدا نے ضرور پہلے سے اس ماجرے کی خبر دی ہے۔ اور ہر ایک بچے کا فرض یہ ہے کہ یہاں تک ہو سکے دریافت کرے کہ خدا نے ہمیں اس خاص بات کے بارے میں کیا کچھ فرمایا ہے۔ اگر خدا کی دانست میں اچھا تھا۔ کہ اس بات کے بارے میں اپنی مرضی روشن کرے تو ضرور ہمارے لئے بھی اچھا ہے کہ ہم سے دریافت اور معلوم کریں۔

تاکہ ہماری روحانی ترقی میں ایک طور سے ہم ہمارے لئے اچھا ہے کہ ہم سچائی کے میزان کو بحال رکھیں۔ بعض لوگ بائبل شریف کی ایک بات کو پکڑ لیں ہی کہ وہ نظر رکھتے ہیں۔ اور دوسری باتوں کے بارے میں جو اس کے ہم بدلہ ہیں بے پرواہ رہتے ہیں۔ نئے عہد نامے میں ہمارے خداوند کے لئے کا بہت ذکر ہے۔ اس کے دو نمونہ شاہد بائبل میں اس کا ذکر تین نمونہ دفعہ آتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک ایماندار اس بات سے بخوبی آگاہ ہو جائے۔ جس کی اتنی قدر خدا کے روح پاک نے کی ہے۔

ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس بات کی تہنیک تحقیق کریں۔ بلکہ اس کی بنیادی باتوں کو ترتیب سے بتلائیں۔ ہم صرف انہی باتوں پر غور کریں گے جو کہ ہونے والی باتوں کے بارے میں صفائی سے بتلائی گئیں۔ اور اس کے شے بڑے ماجرے ہیں۔ خداوند کے آنے کے طور اور مقصد کا ذکر بھیجے

تو ہمیں کس لئے فرمایا گیا کہ ہم اس کے آسمنے کی انتظار اور آرزو کریں۔ اس امید سے کہ اس کا آنا تھوڑے دنوں میں واقع ہوگا۔

دوسری بات یہ کہ اگر صبح نہ آئیگا جب تک کل دنیا پھر ایمان لائے اور ضرور ہم غلطی کئے ہیں کیونکہ وہ سوال کرتے ہیں کہ کیا ہم آؤ گے زمین پر ایمان پائیگا؟ (۱ کورن ۱۵: ۲۱)

تیسری بات یہ کہ وہ فرماتا ہے۔ بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب سے پہلے گواہی ہو۔ تب آخر ہوگا وہ مقدس متی ۲۴: ۱۱ جب کل دنیا ایمان لائے گی۔ پھر جب تمام دنیا میں گواہی کے لئے بھیجی کی منادی ہوگی یہ کلام اللہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روح القدس اسلئے نہیں آیا کہ کل دنیا کو ایمان دے۔ دیسوں میں گناہ کرنے والے بچائے کیلئے دنیا میں آیا۔ اور وہ کا یہاں ہوا کہ روح القدس اس لئے نہیں آیا کہ وہ بچوں کو بچائے۔ نام کیلئے ایک نعمت بنائے اعمال ۱۴: ۱۷ تاکہ وہ کلیسیا کو تیار کرے۔ وہ اپنے کام میں وہاں ہی کا یہاں ہوگا جیسا کہ پہلے کام میں کا یہاں ہوگا۔

یہ لفظ "محبوبہ" ہی اس سوال کا جواب ہے۔ وہ یونانی زبان میں "محبوبہ" ہے جس کے معنی ہیں "پیارے"۔ "روح القدس کا یہ کام ہے کہ وہ ایک محبوبہ بنائے۔ نہ کہ وہ کل دنیا کو ہی بنائے۔ بلکہ دنیا میں سے ایک اُمّت کو بنائے۔ ہر ایک شخص جو ایمان لاتا ہے وہ ایک محبوبہ ہے کہ روح القدس خدا کے ارادوں کے مطابق کام کر رہا ہے اور چاہئے کہ ہم اس کے ہم خدمت ہوں۔ ہر ایک شخص جو ایمان لاتا ہے سوچ خداوند کا نامزد ایک لائے۔ یہ خیال کیسا تسلی بخش ہے۔ ہر ایک محبوبہ جو خدا کی ملاقات سے مارا جاتا ہے۔ سو کا یہاں ہوگا۔ ہم تو انہیں مار رہے ہیں بلکہ ایک مبارک اور جلالی مقصد کی خاطر ہم روح القدس کے ساتھ ہی ہم خدمت میں۔ ہر ایک سے ملنے والا اس بات کو بخوبی سمجھے کہ خدا کے

اور اسے میں روح القدس کا کام کیا ہے؟ تب ہی کئی مشکل پائیں آسان ہو جائے گی۔ اور ہم اُس کی پہچان میں ترقی کر سکیں گے۔

پنٹیکوسٹ کے دن پر روح القدس نے اپنا کام شروع کیا تھا تب سے آج تک یہ کام کر رہا ہے۔ جب بلائے ہوؤں کی گنتی پوری ہو جائے گی تب مسیح کا بدن یعنی اُس کی دِلنِ کامل ہوگی۔ اور روح القدس کا کام تمام ہوگا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کب ہوگا۔ شاید جب پڑھنے والا اس درستے کو پڑھ رہا ہے وہ گھڑی سے گئی۔ اور شاید اب تک دُلہا دیر کر چکا۔ لیکن میں وقت پر وہ گھڑی ضرور آئے گی اور پھر جس طرح خداوند مددِ مسیح نے پہلے کہا تھا۔ اُنی طرح روح القدس بھی کیسکا۔ کہ وہ جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔ اُس کو میں نے تمام کیا۔ پھر کیا واقع ہوگا؟ یہ کہ ”خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا۔ اُس وقت ملک اس اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دے گی اور خدا کا نہرنگا پُتھونکا جائیگا۔“ (اقصلیکیول ۱۶: ۱۷)

آسمان پر خداوند جانتا ہے کہ زمین پر خدا روح القدس کیا کام کر رہا ہے۔ اور جب اُس کی دِلھن اُس کے لئے تیار ہوگی تو وہ اُس کے ملنے کے لئے ہوا میں اُتر چکا۔ دُلہا ایسے بیاہ کے دن میں عین مقرر ہی یہ وقت سے زیادہ دیر نہیں بھی نہ کرے گا۔

روح اور دِلھن دونوں دُلہے سے کہتی ہیں۔ کہ ”آ“ اور ”نگار“ سے کہ ”جو کوئی پہا ہے سو آئے۔“ افسوس وہ کیسے بیدار ہوئے ہیں جو اس بلا ہٹ سے شکر ہیں۔ خدا کی اُن مخلقت میں سب سے بڑے جلالِ تاک وہ پہنچ سکتے ہیں۔ جیسے اس جلال کو کہ وہ ”بڑے کی دِلھن“ میں شامل ہوں۔ اگر اس کتاب کا کوئی بڑھنے والا اب تک روح سے پیدا نہ ہوا۔ اگر اس نے اب تک

روح کی بلا ہٹ کر قبول نہ کیا تو یہی سنت کرتا ہوں کہ زندگی کے سب سے
بڑے جلال سے نہ نہ جاؤ۔ زندہ ایمان سے نور اُسیح کو قبول کرو جب تک
کہ تم وری کرتے ہو۔ شاید برگزیدوں کی گنتی پوری ہو جائیگی۔ اور دودھائی
دلہن کو لینے کے لئے آیا ہو گا۔ اور پھر تم کو یہ موقعہ کبھی نہ ملے گا کہ برے کی
دلہن میں شامل ہو جاؤ۔

دلہن میں فقط وہی شامل ہونگے۔ جو خداوند کے ہوا میں اترنے سے
پیشتر مائے گئے۔ یعنی وہ جو اٹھائے جانے سے پیشتر سر نہ پیدا ہوئے۔ وہ بھی
غیر مبارک ہیں۔ جو برگزیدوں کے اٹھانے کے بعد ایمان لائینگے لیکن
وہ کلیسیا کے زمانے کی مبارک عالمی کلیسہ نہ بن چکے۔ کیونکہ مصر و یہودی دلہن ہیں۔
اس بات پر خاص غور کرو۔ کہ جب خداوند اپنے برگزیدوں کو لینے کے
لئے آئے گا تو خود اپنے جسم اور شخصیت میں آئے گا۔ خداوند خود ہی آتریگا۔ یہ یونانی
زبان میں لفظ پروردگار کے معنی ہیں۔ حضوری اور یہ غیر حضری کے مقابل ہے
اور لفظ پروردگار کے معنی ہیں۔ ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں جس کا آنا
اپنے برگزیدہ میں کوئی نقص کے لئے نہ کر سکتا۔ اور نہ اُس کا آنا اپنے برگزیدوں کو
ساقط کرے۔ پھر غور کرو۔ کہ زندگی پر نہیں لیکن ہوا میں آتریگا۔ جس مقصد سے
نہ اس لئے کہ وہ دنیا پر عدالت کرے بلکہ اپنی اس سے ملنے کے لئے۔ اُن کو اپنے
پاس سے جاننے کے لئے۔ انجیل یوحنا ۱۴:۲۷ حاشیہ۔ نہ اُن کو لینے کے لئے۔ بلکہ اُن
کو قبول کرنے کے لئے۔ اُن دو لفظوں میں امتیاز کرو۔ کہ جب مسیح خداوند
سے کہا۔ کہ میں پھر آؤں گا۔ اور تمہیں اپنے پاس لے لوں گا۔ تو اس کے معنی ہمارے
دشمن موت کے آئے سے پورے نہیں ہوتے۔ کلام اللہ کی باتوں کو ٹیڑھا ست
کر۔ موت کے وقت برگزیدہ اُس کے پاس جلتے ہیں۔ وہ اُن کو لینے کے

میتے نہیں آتا نہ گور۔ بلکہ آسمان پر اسادول کا مقصد ہے۔
 وہ خود ہی آئیگا جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے۔ ہم اُسی کی انتظار میں ہیں۔
 اُس کے آسمان پر چڑھنے کے وقت اُن دونوں فرشتوں نے صاف کہا تھا کہ
 ”یہی صبح اُسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا (اعمال ۱: ۱۱)“
 دس کنواریوں کی تشیل میں اُس کے آنے کا مقصد بڑی سفائی سے
 بتلایا گیا ہے۔ کہ ”وہ کچھ دھو لھو آتا ہے۔ اور نہ کہ“ ”وہ نیک و منصف آتا ہے“
 وہ جو تیار تھیں اُس کے ساتھ شاہی کے گھر میں چلی گئیں۔ اور فوراً ”دروازہ
 بند کیا گیا“ (روح القدس متی ۲۵: ۱۰-۱۳) ہم فرمایا گیا کہ ہم دوسرے کے آنے کے انتظار
 میں رہیں۔ اور نہ اُس بڑے سفید تختے کے انتظار میں۔ ان باتوں کی روشنی
 کی کہ ہم دوسرے فرشتوں پر بھی بخوبی غور کریں۔

تیسرا باب

پہلی قیامت

ہم دیکھ چکے ہیں کہ

۱۔ مسیح خود ہی آئیگا

۲۔ وہ جلد آئیگا

۳۔ وہ اپنیوں کو قبول کرنے کے لئے آئیگا۔

اب ہم اُن واقعات پر غور کریں جو اُس کے ہونے کے ساتھ
 ہی ہونگے۔ یعنی خود خود و مقرب فرشتے کی آواز کے ساتھ سفید اکابرین کا پہنچنے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

1. The first step is to identify the problem or question that needs to be answered.



الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة

الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة

الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة

الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة

الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة

الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة
الذي هو في الحقيقة

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

موسمًا من مواسم الخير والبر
وموسمًا من مواسم العلم والحكمة
وموسمًا من مواسم الطاعة والعبادة
وموسمًا من مواسم التوبة والعتق
وموسمًا من مواسم النجاة والفرج
وموسمًا من مواسم الرحمة والشفقة
وموسمًا من مواسم العزة والكرامه
وموسمًا من مواسم الجلال والإكرامه
وموسمًا من مواسم القدر والقدرة
وموسمًا من مواسم العظمة والعتبة
وموسمًا من مواسم العرش والعرشه
وموسمًا من مواسم العرش والعرشه
وموسمًا من مواسم العرش والعرشه

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من مواسم الخير والبر
وموسمًا من مواسم العلم والحكمة
وموسمًا من مواسم الطاعة والعبادة
وموسمًا من مواسم التوبة والعتق
وموسمًا من مواسم النجاة والفرج
وموسمًا من مواسم الرحمة والشفقة
وموسمًا من مواسم العزة والكرامه
وموسمًا من مواسم الجلال والإكرامه
وموسمًا من مواسم القدر والقدرة
وموسمًا من مواسم العظمة والعتبة
وموسمًا من مواسم العرش والعرشه
وموسمًا من مواسم العرش والعرشه
وموسمًا من مواسم العرش والعرشه

THE HISTORY OF THE
CITY OF LONDON
FROM THE FOUNDATION
TO THE PRESENT
TIME
BY
JOHN STOW
1618

THE HISTORY OF THE CITY OF LONDON FROM THE FOUNDATION TO THE PRESENT TIME BY JOHN STOW 1618

[illegible]

1. The first part of the book is devoted to a general
 2. introduction to the subject of the history of the
 3. world, and to the principles of the science of
 4. history. It is in this part that the author
 5. discusses the nature of history, and the
 6. methods of historical research. He also
 7. discusses the importance of history, and
 8. the value of historical knowledge.

9. The second part of the book is devoted to a
 10. detailed account of the history of the world,
 11. from the beginning of time to the present
 12. day. It is in this part that the author
 13. discusses the various events and
 14. movements of the world, and the
 15. progress of human civilization. He also
 16. discusses the various causes and
 17. effects of the various events and
 18. movements of the world.

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

Handwritten text, possibly a date or a small heading.

Handwritten text, possibly a title or a large heading.

Handwritten text, possibly a paragraph or a list of items.

Handwritten text, possibly a paragraph or a list of items.

Handwritten text, possibly a paragraph or a list of items.

1. The first part of the paper is devoted to a general discussion of the problem of the origin of life.

2. The second part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

3. The third part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

4. The fourth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

5. The fifth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

6. The sixth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

7. The seventh part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

8. The eighth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

9. The ninth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

10. The tenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

11. The eleventh part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

12. The twelfth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

13. The thirteenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

14. The fourteenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

15. The fifteenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

16. The sixteenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

17. The seventeenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

18. The eighteenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

19. The nineteenth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

20. The twentieth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

21. The twenty-first part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

22. The twenty-second part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

23. The twenty-third part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

24. The twenty-fourth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

25. The twenty-fifth part of the paper is devoted to a detailed discussion of the problem of the origin of life.

1. The first step is to identify the problem. This involves understanding the current situation and what needs to be changed.

1. *Introduction*
 2. *Background*
 3. *Methodology*
 4. *Results*
 5. *Conclusion*
 6. *References*
 7. *Appendix*
 8. *Index*
 9. *Table of Contents*
 10. *Summary*
 11. *Abstract*
 12. *Keywords*
 13. *Subject Headings*
 14. *Notes*
 15. *Footnotes*
 16. *References*
 17. *Appendix*
 18. *Index*
 19. *Table of Contents*
 20. *Summary*
 21. *Abstract*
 22. *Keywords*
 23. *Subject Headings*
 24. *Notes*
 25. *Footnotes*
 26. *References*
 27. *Appendix*
 28. *Index*
 29. *Table of Contents*
 30. *Summary*
 31. *Abstract*
 32. *Keywords*
 33. *Subject Headings*
 34. *Notes*
 35. *Footnotes*
 36. *References*
 37. *Appendix*
 38. *Index*
 39. *Table of Contents*
 40. *Summary*
 41. *Abstract*
 42. *Keywords*
 43. *Subject Headings*
 44. *Notes*
 45. *Footnotes*
 46. *References*
 47. *Appendix*
 48. *Index*
 49. *Table of Contents*
 50. *Summary*
 51. *Abstract*
 52. *Keywords*
 53. *Subject Headings*
 54. *Notes*
 55. *Footnotes*
 56. *References*
 57. *Appendix*
 58. *Index*
 59. *Table of Contents*
 60. *Summary*
 61. *Abstract*
 62. *Keywords*
 63. *Subject Headings*
 64. *Notes*
 65. *Footnotes*
 66. *References*
 67. *Appendix*
 68. *Index*
 69. *Table of Contents*
 70. *Summary*
 71. *Abstract*
 72. *Keywords*
 73. *Subject Headings*
 74. *Notes*
 75. *Footnotes*
 76. *References*
 77. *Appendix*
 78. *Index*
 79. *Table of Contents*
 80. *Summary*
 81. *Abstract*
 82. *Keywords*
 83. *Subject Headings*
 84. *Notes*
 85. *Footnotes*
 86. *References*
 87. *Appendix*
 88. *Index*
 89. *Table of Contents*
 90. *Summary*
 91. *Abstract*
 92. *Keywords*
 93. *Subject Headings*
 94. *Notes*
 95. *Footnotes*
 96. *References*
 97. *Appendix*
 98. *Index*
 99. *Table of Contents*
 100. *Summary*
 101. *Abstract*
 102. *Keywords*
 103. *Subject Headings*
 104. *Notes*
 105. *Footnotes*
 106. *References*
 107. *Appendix*
 108. *Index*
 109. *Table of Contents*
 110. *Summary*
 111. *Abstract*
 112. *Keywords*
 113. *Subject Headings*
 114. *Notes*
 115. *Footnotes*
 116. *References*
 117. *Appendix*
 118. *Index*
 119. *Table of Contents*
 120. *Summary*
 121. *Abstract*
 122. *Keywords*
 123. *Subject Headings*
 124. *Notes*
 125. *Footnotes*
 126. *References*
 127. *Appendix*
 128. *Index*
 129. *Table of Contents*
 130. *Summary*
 131. *Abstract*
 132. *Keywords*
 133. *Subject Headings*
 134. *Notes*
 135. *Footnotes*
 136. *References*
 137. *Appendix*
 138. *Index*
 139. *Table of Contents*
 140. *Summary*
 141. *Abstract*
 142. *Keywords*
 143. *Subject Headings*
 144. *Notes*
 145. *Footnotes*
 146. *References*
 147. *Appendix*
 148. *Index*
 149. *Table of Contents*
 150. *Summary*
 151. *Abstract*
 152. *Keywords*
 153. *Subject Headings*
 154. *Notes*
 155. *Footnotes*
 156. *References*
 157. *Appendix*
 158. *Index*
 159. *Table of Contents*
 160. *Summary*
 161. *Abstract*
 162. *Keywords*
 163. *Subject Headings*
 164. *Notes*
 165. *Footnotes*
 166. *References*
 167. *Appendix*
 168. *Index*
 169. *Table of Contents*
 170. *Summary*
 171. *Abstract*
 172. *Keywords*
 173. *Subject Headings*
 174. *Notes*
 175. *Footnotes*
 176. *References*
 177. *Appendix*
 178. *Index*
 179. *Table of Contents*
 180. *Summary*
 181. *Abstract*
 182. *Keywords*
 183. *Subject Headings*
 184. *Notes*
 185. *Footnotes*
 186. *References*
 187. *Appendix*
 188. *Index*
 189. *Table of Contents*
 190. *Summary*
 191. *Abstract*
 192. *Keywords*
 193. *Subject Headings*
 194. *Notes*
 195. *Footnotes*
 196. *References*
 197. *Appendix*
 198. *Index*
 199. *Table of Contents*
 200. *Summary*
 201. *Abstract*
 202. *Keywords*
 203. *Subject Headings*
 204. *Notes*
 205. *Footnotes*
 206. *References*
 207. *Appendix*
 208. *Index*
 209. *Table of Contents*
 210. *Summary*
 211. *Abstract*
 212. *Keywords*
 213. *Subject Headings*
 214. *Notes*
 215. *Footnotes*
 216. *References*
 217. *Appendix*
 218. *Index*
 219. *Table of Contents*
 220. *Summary*
 221. *Abstract*
 222. *Keywords*
 223. *Subject Headings*
 224. *Notes*
 225. *Footnotes*
 226. *References*
 227. *Appendix*
 228. *Index*
 229. *Table of Contents*
 230. *Summary*
 231. *Abstract*
 232. *Keywords*
 233. *Subject Headings*
 234. *Notes*
 235. *Footnotes*
 236. *References*
 237. *Appendix*
 238. *Index*
 239. *Table of Contents*
 240. *Summary*
 241. *Abstract*
 242. *Keywords*
 243. *Subject Headings*
 244. *Notes*
 245. *Footnotes*
 246. *References*
 247. *Appendix*
 248. *Index*
 249. *Table of Contents*
 250. *Summary*
 251. *Abstract*
 252. *Keywords*
 253. *Subject Headings*
 2

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر في هذا المجلس
العلماني الشريف

الكنيسة

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر في هذا المجلس

العلماني الشريف

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وبعد فقد حضر في هذا المجلس
العلماني الشريف

Table with multiple columns and rows of text, likely a ledger or record book. The text is too blurry to transcribe accurately.

وہابیوں کا

The first part of the document is a letter from the Secretary of the
 Board of Directors to the Board of Directors. The letter is dated
 January 1, 1900, and is addressed to the Board of Directors.
 The letter is signed by the Secretary of the Board of Directors.
 The second part of the document is a report from the Secretary of the
 Board of Directors to the Board of Directors. The report is dated
 January 1, 1900, and is addressed to the Board of Directors.
 The report is signed by the Secretary of the Board of Directors.

THE HISTORY OF THE
CITY OF LONDON
FROM THE FOUNDATION
TO THE PRESENT
BY
JOHN STOW
1618

آب و هوا

چگونگی تشکیل

در طبیعت دو نوع آب وجود دارد یکی آب شیرین و دیگری آب شور. آب شیرین در دریاچه ها و رودخانه ها و آب شور در دریاها و اقیانوس ها یافت می شود. آب شیرین در طبیعت به ندرت یافت می شود و بیشتر آن را در یخ ها و برف ها می بینیم. آب شور در دریاها و اقیانوس ها به وفور یافت می شود و به دلیل شور بودن قابل آشامیدن نیست. آب شیرین را می توان به روش های مختلفی به آب شور تبدیل کرد و یکی از این روش ها تصفیه آب است. تصفیه آب به روش های مختلفی انجام می گیرد و یکی از این روش ها تصفیه با غشای نیمه تراوا است. در این روش آب شور را از یک غشای نیمه تراوا عبور می دهند و آب شیرین از آن عبور می کند و آب شور باقی می ماند. این روش یکی از بهترین روش ها برای تصفیه آب شور است و به دلیل این که آب شیرین را به روش طبیعی تصفیه می کنند و نیازی به مواد شیمیایی نیست. تصفیه آب با غشای نیمه تراوا یکی از روش های نوین تصفیه آب است و به دلیل این که آب شیرین را به روش طبیعی تصفیه می کنند و نیازی به مواد شیمیایی نیست. تصفیه آب با غشای نیمه تراوا یکی از روش های نوین تصفیه آب است و به دلیل این که آب شیرین را به روش طبیعی تصفیه می کنند و نیازی به مواد شیمیایی نیست.

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

من أجل ذلك، فإننا نرى أن

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.
 2. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1044-1048.

© 2000 Blackwell Science Ltd *Journal of Internal Medicine* 247: 399–405

卷之四
一
二
三
四
五
六
七
八
九
十
十一
十二
十三
十四
十五
十六
十七
十八
十九
二十
二十一
二十二
二十三
二十四
二十五
二十六
二十七
二十八
二十九
三十
三十一
三十二
三十三
三十四
三十五
三十六
三十七
三十八
三十九
四十
四十一
四十二
四十三
四十四
四十五
四十六
四十七
四十八
四十九
五十
五十一
五十二
五十三
五十四
五十五
五十六
五十七
五十八
五十九
六十
六十一
六十二
六十三
六十四
六十五
六十六
六十七
六十八
六十九
七十
七十一
七十二
七十三
七十四
七十五
七十六
七十七
七十八
七十九
八十
八十一
八十二
八十三
八十四
八十五
八十六
八十七
八十八
八十九
九十
九十一
九十二
九十三
九十四
九十五
九十六
九十七
九十八
九十九
一百

Handwritten text in a cursive script, likely a manuscript page. The text is arranged in approximately 20 horizontal lines, with some lines starting with a large initial letter. The script is dense and characteristic of historical European handwriting.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

The first of these is the fact that the
 government has been unable to
 maintain a stable currency. The
 result has been a constant
 depreciation of the value of the
 money, which has led to a
 general loss of confidence in the
 government. This has in turn
 led to a general loss of confidence
 in the country as a whole. The
 result has been a general loss of
 confidence in the country as a whole.
 The second of these is the fact that
 the government has been unable to
 maintain a stable currency. The
 result has been a constant
 depreciation of the value of the
 money, which has led to a
 general loss of confidence in the
 government. This has in turn
 led to a general loss of confidence
 in the country as a whole. The
 result has been a general loss of
 confidence in the country as a whole.
 The third of these is the fact that
 the government has been unable to
 maintain a stable currency. The
 result has been a constant
 depreciation of the value of the
 money, which has led to a
 general loss of confidence in the
 government. This has in turn
 led to a general loss of confidence
 in the country as a whole. The
 result has been a general loss of
 confidence in the country as a whole.

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

المستقرين والشركاء

Page



THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

THE JOURNAL OF THE
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
PUBLISHED BY THE INSTITUTE
OF GREAT BRITAIN AND IRELAND
IN THE YEAR 1900

1. مقدمة
 2. أهداف البحث
 3. أهمية البحث
 4. منهج البحث
 5. نتائج البحث
 6. خاتمة البحث
 7. المراجع
 8. ملحق
 9. فهرس
 10. تذييل
 11. ملاحظات
 12. إشادات
 13. ملاحظات
 14. إشادات
 15. ملاحظات
 16. إشادات
 17. ملاحظات
 18. إشادات
 19. ملاحظات
 20. إشادات
 21. ملاحظات
 22. إشادات
 23. ملاحظات
 24. إشادات
 25. ملاحظات
 26. إشادات
 27. ملاحظات
 28. إشادات
 29. ملاحظات
 30. إشادات
 31. ملاحظات
 32. إشادات
 33. ملاحظات
 34. إشادات
 35. ملاحظات
 36. إشادات
 37. ملاحظات
 38. إشادات
 39. ملاحظات
 40. إشادات
 41. ملاحظات
 42. إشادات
 43. ملاحظات
 44. إشادات
 45. ملاحظات
 46. إشادات
 47. ملاحظات
 48. إشادات
 49. ملاحظات
 50. إشادات
 51. ملاحظات
 52. إشادات
 53. ملاحظات
 54. إشادات
 55. ملاحظات
 56. إشادات
 57. ملاحظات
 58. إشادات
 59. ملاحظات
 60. إشادات
 61. ملاحظات
 62. إشادات
 63. ملاحظات
 64. إشادات
 65. ملاحظات
 66. إشادات
 67. ملاحظات
 68. إشادات
 69. ملاحظات
 70. إشادات
 71. ملاحظات
 72. إشادات
 73. ملاحظات
 74. إشادات
 75. ملاحظات
 76. إشادات
 77. ملاحظات
 78. إشادات
 79. ملاحظات
 80. إشادات
 81. ملاحظات
 82. إشادات
 83. ملاحظات
 84. إشادات
 85. ملاحظات
 86. إشادات
 87. ملاحظات
 88. إشادات
 89. ملاحظات
 90. إشادات
 91. ملاحظات
 92. إشادات
 93. ملاحظات
 94. إشادات
 95. ملاحظات
 96. إشادات
 97. ملاحظات
 98. إشادات
 99. ملاحظات
 100. إشادات

244

10

بسم الله الرحمن الرحيم

The first of these is the fact that the
 government has been unable to
 maintain a stable currency. This
 has led to a loss of confidence
 in the government and a
 consequent loss of support.
 The second is the fact that the
 government has been unable to
 maintain a stable economy. This
 has led to a loss of confidence
 in the government and a
 consequent loss of support.

The third is the fact that the
 government has been unable to
 maintain a stable society. This
 has led to a loss of confidence
 in the government and a
 consequent loss of support. The
 fourth is the fact that the
 government has been unable to
 maintain a stable foreign policy.
 This has led to a loss of confidence
 in the government and a
 consequent loss of support.

اُس میں شامل ہے۔ اور اُس بڑے سفیرِ تخت سے اُس کا خاتمہ ہو گا۔ حضرت
پطرس اُس "دن" کے خاتمے کا بیان کرتا ہے۔ پطرس ۱: ۱۱-۱۵۔ لیکن وہ
ہیں یہ نہیں بتلاتا کہ آیا اُس "دن" کے شروع میں یا اُس کے آخر میں آسمان
اور زمین حل ہائیکے۔ لیکن دوسرے نو شقوں سے یہ خبر ہمیں ملتی ہے۔ اس
پوچھے "دن" کا بیان ہمیں کاشفہ میں باہر میں ملتا ہے۔ دلائل یہ بیان ہے
کہ اس "دن" کی درازمی ہزار سال تک رہے گی۔ اور کہ کچھ حضرت پطرس بیان
کرتا ہے۔ سو اس "دن" کے آخر میں واقع ہو گا۔ اُس دن کے پوچھنے پر
راستی از خود سے جلائے جاتے اور زندہ ہو کر پورے ہزار سال کے عرصے
تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔ لیکن اس دن کے خاتمہ پر ناراست
مرد سے جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں۔ کہ جیسا کہ بہ ہزار برس پورے نہ ہوئے
باقی مرد سے زندہ نہ ہوئے۔ اپنی قبروں سے اٹھائے جاتے ہیں۔ اور پھر
سفیرِ تخت کے سامنے ان کی عدالت کی جاتی ہے۔ تب آسمان اور زمین گزر
جاتے ہیں۔ اگر ہم خدا کے کلام کی باتوں پر غور کریں جیسا کہ اُس میں بھی ہوئی
ہے۔ غور کرتے تو اُن کے معنی کیسے عاقل ہو جاتے۔ اور اُن کی باہر غفلت
کرنے سے ہم کتنا نقصان اٹھاتے ہیں۔

خدا کے کلام کی باتوں کو اُن کے قریبوں سے جدا نہ کرنا چاہئے۔ اُن
کے ایسے حصے نکالنا چاہئے۔ جو کہ دُورِ القدس سے اُن میں کسی نہ مانے سے
اور نہ اُن کی باتوں کے معنی کو ایسے شخصوں یا جگہوں یا وقتوں یا باتوں
سے فیصلہ دینی چاہئے۔ جن سے اُن کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ خداوند شروع
کی دوسری آیت کے واقعہ سے پر غور کرتے رہ کر حقیقی وقت اُن باتوں کو
تاکید اپنی یاد میں رکھنا چاہئے۔

مستی کریں، جبکہ میں معلوم ہے کہ وہ جو بھیجے رہ جائیگے۔ سوکس قدر
نعمان انشا فیئکے سادکس قدر دیکھ پائیگے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم پہلے کی
نہایت بہت زیادہ کوشش کریں گے۔ کہ ان لوگوں کا شمار سوکنا ہو گیا
جائے جو کہ اس کے آسنے پر تیار ہو گئے۔ جو جانتے ہیں کہ دنیا پر فتنے ہو
چکا۔ اور کہ وہ ہلاکت کو بارہی۔ یہ کہ سو آگے سے زیادہ عزت کہہ سکتے
تاکہ اس کے تباہ ہو۔ نے سے پیشتر پہلے) اور بھی جائیں گی جائیں ۱۰

اسے پیارے سچی بھائی بہنو۔ صرف تمہارے ہی پاس وہ دو برکتیں
ہیں جو کہ پیشینگوئیوں کے مطالعہ اور دریافت کے لئے ضروری ہیں۔ یعنی
تجارت کی خاطر جمعی اور روح القدس کا دل کے اندر رہنا۔ پیشینگوئی کی خاطر جمعی
کے ہم کس طرح اطمینان کے ساتھ ان پیچیدہ واقعات کو جو کہ جو نوسے
ہیں مطالعہ کر سکتے!

اگر ہم اس جلال پر غور کریں۔ جس میں وہ ہوش کے ہیں اس کے
ہم وارث ہونگے اس کے آسنے کے طور میں شامل ہونگے۔ تو اس غور سے
ہم کو کس طرح خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہمیں اس بات کا شک ہو تا کہ
کہا جاتا ہے ان میں شامل ہوں کہ غفلت کے وسیلے سے اس جلال کے
وارث ہونگے؟ لیکن صبح پر توکل کر کے اور باپہ کی صحبت کا یقین کر کے ہم
اطمینان کے ساتھ پیشینگوئیوں کی سہ باتوں کو دریافت کر سکتے ہیں۔ ہم
نہ فقط اس دن کے جلال کا بیان کر سکیں گے۔ بلکہ اسے آگے سے دیکھیں گے
جبکہ آسمان کھل جائیگا۔ اور سورج عدالت اور جنگ کر کے لئے سفید
نکدے پر سوار ہو کر نکلیں گے۔ کہ ان واقعات کو ہم بخیر خود دیکھیں گے
نہ فقط غائبیوں کی حیثیت سے۔ بلکہ اس کے کام میں شریک ہو سکیں

نے کے حوض میں نودہ سے جائیں گے۔ مسیح وہی نجات کی کشتی ہے جو کہ آئے
 والے طوفان میں مسیح سلامت رہیگی۔ تم کو قبول کرنے کے لئے اس نے ہاتھ
 بڑھائے ہوئے ہیں۔ آسمان کے بادلوں کے ساتھ اس کا آنا۔ یہی بات اب
 دنیا کے سامنے ہے۔ ہزار سال کے بعد۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ تمہاری
 ہی آنکھیں آسمان کو کھلا ہوا۔ اور ابن آدم کو فوراً اور رب کا لباس پہننے
 ہوئے اپنے لاکھوں اہل عزیروں کے ساتھ اترتے ہوئے دیکھیں گے۔ تاکہ
 وہ زندہ بیدہیوں کی حالت کرے۔ اور ان میں شاید تم بھی شامل ہو گے۔
 اس مخلوق اور کراہتی ہوئی زمین کے لئے ایک مبارک حالی اور کمالی صلح کا
 دن آئے والا ہے۔ لیکن وہ اس کی آمد کے بعد ہو گا۔ نہ خاص و عام کی ترقی
 کے ذریعے سے نہ عقل و حکمت کے چلانے سے۔ نہ علم و دانش کے بڑھاؤ سے
 اور نہ انجیل کی منادی کے وسیلے سے۔ بلکہ آسمان سے ہائے خداوندی عروج
 کی آمد کے ذریعے سے وہ دن آئیگا۔ بادلوں کے ساتھ اس کا آنا ہر ایک جان
 کے لئے جس نے مسیح کو قبول نہ کیا ہو گا۔ اور اللہ اور ہر ایک جان کو ہر ایک
 نجات دہندہ کے قدموں پر آؤ مسیح کی پناہ میں بھاگنے کی دیر ہی مت کرو۔
 کیونکہ وہی اکبر الہی پناہ ہے۔ اس سے فرمایا ہے کہ جو میرا کلام سنتا ہے
 اور میرے پیچھے والے کا یقین کرتا ہے۔ ہوش کی زندگی اس کی ہے۔ اور اس پر
 سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔
 اور پھر نئے دینا سے اپنی فیتہ رکھی۔ کہ اس نے اپنا اکھوتا بیٹا بخش دیا
 تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے
 خدا کے پیار کیا اور خدا نے بخش دیا۔ تم ایمان لاتے اور تم پاتے ہو۔

سُتُبِ مُسْتَوْجِبِ الشُّوْبِ

٢٠١٥

